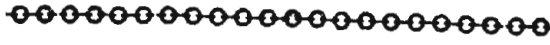


قطعہ سال رحلت



اشاد العلماء رحمہ اللہ علیہم و آلہم و سلم و دارالعلوم خانقاہ دارالافتاء

حافظ محمد ابراہیم فانی، مدرس دارالعلوم خانقاہ، اکوڑہ خٹک

ماجر اکیس ہو گیا یہ یا الہ العالین
اک صنف ماتم بھی ہے اس محیط ارض پر
کس قدر اُنکھیں ہوئی ہے وادریغا زلفِ شام
گلستانِ دہر پر گویا چسلی بادِ سبوم
قلزمِ حسرت میں ڈوبی ہے یہ ساری کائنات
شقِ گریبانِ جگر ہے دامنِ دل تازنار
عالمِ اسلام ہے ماتم کسناں باخونِ دل
دیکھتا ہوں میں یہاں ہر شے ہے مصروفِ بکا
آج اس دنیا سے وہ عیسیٰ نفسِ رخصت ہوا
کر گیا وقفِ یتیمی آہ یہ دارالحدیث
آپ پر تنہا نہیں ٹوٹا یہ کوہِ درد و غم
کون ہوگا ملتِ بعینہ کا ایسا حسدی خواں
ہاتھِ عینی نے مجھ سے یوں کہا سالِ وقت
مل گیا ان کو "مکان" اعلیٰ "بجنت" مرعبا

کیا یہ سننا ہوں مجھے اب بھی نہیں آتا یقین
"آسمانِ راقی بود گر خونِ سبارد بر زمین"
صبح کے چمکے پہ اللہ نور کا عکاس نہ نہیں
اور بزمِ گلستاں ہے دیکھ پڑ مردہ جبین
نالہ ریز و نوحہ زن ہے حسرتا چرخِ بریں
ہر طرف ہے شور گریہ ہر نفس اندوہ گین
اُن قیامت اک بپا ہے آج بروئے زمیں
داستانِ دردِ دل کیلئے سناؤں ہم نشین
ذات جس کی تھی فتنائے ذاتِ خستہ المرسلین
زخمِ دل کا ہو مداوا یہ تو ممکن ہی نہیں
ہائے مولانا سمیع الحق مدیر بہترین
ہو گئے اب بے سہارا مصطفیٰ کے جانشین
رُود رہا ہے جن پہ تو باخونِ جاں قلبِ حزین
آگئی آواز حق یوں "فادخلوها خالدین"
۱۴۲۲

ہم نشینِ رحمتِ یزدال ہے روحِ پاک او
یہ دلِ ویراں ہے فانی ان کی یادوں کا امیں

